محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر؟ قالوا بلی یارسول اللہ، قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا، قال وشہادۃ الزور او قول الزور، فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت ـــــ (جامع ترمذی - ابواب البر والصلۃ - باب ماجاء فی عقوق الوالدین)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمھیں یہ نہ بتاؤں کہ بہت بڑا گناہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ (ضرور بتایئے) فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت نے یہ بات بتائی، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا: (یاد رکھو!) جھوٹی شہادت یا جھوٹی بات بھی (بہت بڑے گناہوں میں شامل ہے) آنحضرتؐ یہ بات اس انداز اور تسلسل کے ساتھ فرماتے رہے کہ ہم نے یہ چاہا کہ کاش کہ آپ چپ ہو جائیں۔!

یہ حدیث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابوبکرہ ان کی کنیت اور نفیعؒ ان کا اسم گرامی ہے، اپنے معنی ومفہوم میں حدیث بالکل صاف اور واضح ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے خود دریافت فرمایا کہ میں تمھارے لیے اس چیز کی وضاحت نہ کردوں کہ سب سے بڑا عمل اور سب سے بڑا گناہ یعنی اکبر الکبائر کیا ہے؟ صحابہ کا حضور کے لیے کمال اظہار ادب اور اسلوب خطاب ملاحظہ ہو کہ سب نے انتہائی تکریم اور بہ درجہ غایت احترام کے لب ولہجہ میں عرض کیا، بلی یارسول اللہ، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسولؐ ضرور بتایئے کہ سب سے بڑی معصیت کیا ہے اور وہ کون سا عمل ہے جس کے ارتکاب سے انسان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو باتوں کو اکبر الکبائر قرار دیا۔ ایک اللہ کے ساتھ شرک کو، دوسرے والدین کی نافرمانی کو۔۔ اس وقت آپ تکیے یا کسی اور چیز کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا، دیکھو، ایک چیز اور بھی ہے جس کا ارتکاب بہت بڑا گناہ ہے، اور وہ ہے، جھوٹی شہادت دینا یا جھوٹی بات کرنا۔

مختصر الفاظ میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاجت روا سمجھنا، اس کے سامنے جھکنا، اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لیے کسی دوسرے کے دروازے پر دستک دینا۔ شرک عمل میں بھی ہوتا ہے، قول میں بھی ہوتا ہے اور عقیدے میں بھی۔ ! یہ بڑی باریک اور نازک شے ہے۔ شرک انتہائی دبے پاؤں آتا ہے اور نہایت خاموشی کے ساتھ انسان کے قول و عمل میں داخل ہوتا اور عقیدے میں سرایت کر جاتا ہے اور تمام کیے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے۔

پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کی نافرمانی بھی عظیم ترین معصیت اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ماں باپ کی اطاعت و فرماں برداری کے لیے قرآن مجید اور احادیثِ رسولِ اکرم میں متعدد مقامات پر مختلف انداز میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ماں باپ کو اللہ کی بہت بڑی نعمت قرار دیا گیا اور ان کی خدمت کو نہایت ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ ان کی ہر وہ بات ماننا جو شریعت کے منافی نہ ہو، قرآن اور حدیث کی رُو سے فرض ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی کا ذکر اس حدیث میں ایک ہی جملے میں اشراک باللہ کے ساتھ کیا گیا ہے، یعنی جس طرح کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اکبر الکبائر ہے، اسی طرح ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور سے بیٹھ کر صحابہ کو خطاب کیا اور زور دے کر فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا اور عام بول چال میں جھوٹ بولنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس موقع پر آپ کے لب و لہجے میں تیزی آگئی اور آپ نے شدت کے ساتھ اس کی مذمت فرمائی اور بار بار اپنے الفاظ دہرائے۔ آپ کے اسلوب کلام میں تیزی اور شدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حدیث کے راوی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا جی چاہتا تھا کہ اب آپ خاموشی اختیار فرمالیں۔ کیوں کہ آپ کذب بیانی اور جھوٹی گواہی کی جس سختی کے ساتھ مذمت فرما رہے تھے، وہ آپ کے الفاظ اور پیرایۂ بیان سے نمایاں تھی۔

بلاشبہ جھوٹی گواہی اور کذب بیانی بہ درجہ غایت بدترین فعل ہے۔ اس سے انتہائی دور رس اور خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ معاشرتی بگاڑ، باہمی دشمنی، لامتناہی عداوت اور قتل وغارت کا اصل باعث یہی جھوٹی گواہی اور کذب بیانی ہے۔ جس طرح سچی گواہی نہ دینا اور سچ نہ بولنا بہت بڑا گناہ ہے، اسی طرح جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا بھی معصیتِ کبریٰ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اپنے اندر بڑی جامعیت اور وسعت رکھتا ہے۔ اگر اس کو مدارِ عمل ٹھہرالیا جائے تو تمام معاشرتی اور اجتماعی برائیوں کا خود بخود خاتمہ ہو جاتا ہے۔

الفہرست

محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق   اردو ترجمہ:- محمد اسحاق بھٹی

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری تک کے علوم وفنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی مستند تاریخ ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں، قرآنِ مجید، نزولِ قرآن، جمع قرآن اور قرائے کرام، فصاحت و بلاغت، ادب و انشا اور اس کے مختلف مکاتبِ فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارسِ فکر، علم نحو، منطق و فلسفہ، ریاضی و حساب، سحر و شعبدہ بازی، طب اور صنعتِ کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علما و ماہرین اور اس سلسلے کی تصنیفات کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واضح کیا گیا ہے کہ یہ علوم کب اور کیونکر عالمِ وجود میں آئے۔ پھر ہندوستان اور چین وغیرہ میں اس وقت جو مذاہب رائج تھے، ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج اور بولی جاتی تھیں اور ان کی تحریر و کتابت کے کیا اسلوب تھے۔ ان کی ابتدا کس طرح ہوئی اور وہ ترقی و ارتقا کی کن کن منازل سے گزریں۔ ان زبانوں کی کتابت کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔ ترجمہ اصل عربی کتاب کے کئی مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ضروری حواشی بھی دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

صفحات ۹۴۶ مع اشاریہ   قیمت ۳۰/- روپے

ملنے کا پتا: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور